

حضور فیض ملت بحیثیت مناظر اسلام

از محمد فیاض احمد ایسی رضوی مدیر ماہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور

اہل حق ہمیشہ باطل عقائد و نظریات کے حامل افراد سے برسرِ پیکار رہے فرقہ باطلہ نے جب اہل حق کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش کی تو علماء حق نے ان کا ہر طرح کا مقابلہ کیا حق و باطل کے درمیان مناظرے کی تاریخ بہت قدیم بھی ہے اور دلچسپ بھی حقائق سامنے ہیں کہ جہاں بھی حق و باطل کے امتیاز کے لیے مناظرہ ہوا تو کئی سادہ لوح لوگوں کے ایمان کا تحفظ ہوا میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد ایسی رضوی نور اللہ مرقدہ (المتوفی ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ) تحریر کے میدان میں آئے تو صاحب تصانیف کثیرہ کہلائے جبکہ مدرّس کے شہسوار مانے گئے تقریر میں اپنی مثال آپ تھے۔ ملک بھر میں جہاں کہیں کسی بدعقیدہ نے اہل حق کو مناظرہ کا چیلنج کیا تو شمشیر رضا لیکر میدان میں اترے اور مد مقابل کو نیست و نابود کر دیا۔ ذیل میں ہم آپ کے مناظرہ جات کی تفصیل عرض کرتے ہیں۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد ایسی رضوی

فقیر کے بچپن کی بات ہے کہ جب بہاولپور میں اہل سنت بے سرو سامانی کے عالم میں تھے مذاہب باطلہ ہر محاذ پر مضبوط تھے اہل سنت اکثریت کے باوجود فطری خاموشی اختیار کئے ہوئے تھے جامعہ ادویہ رضویہ بہاولپور کے شمال مشرق میں چند کمرے تعمیر ہوئے ان میں دن کو میرے والد گرامی حضور فیض ملت مدرّس فرماتے تو رات کو ہمارے قرب میں غیر مقلدین کتاہیں لیکر مناظرہ کے لئے پہنچ جاتے رات گئے تک ان کے ساتھ عقائد و نظریات اہل سنت کے حوالے سے گرم گرم بحث جاری رہتی ہم بچے تھے یہ مناظرے آج بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں ایک رات تو ایسا بھی ہوا کہ ہمارے شعبہ ناظرہ کے بزرگ استاد حضرت حاجی غلام حیدر مرحوم سے رہانہ گیا انہوں نے (لکڑی کا) بانس اٹھایا اور غیر مقلدین کے پروفیسر عبداللہ کے سر ہو گئے کہا جب تم کوئی بات ماننے ہی نہیں تو پھر ہمارے حضرت (فیض ملت) کا وقت کیوں ضائع کرتے ہو؟ اس کے بعد تقریری مناظرہ تو ختم ہوا تحریر کا سلسلہ شروع ہو گیا غیر مقلدین سوالات لکھ کر بھیجتے میرے والد گرامی حضور فیض ملت جوابات لکھتے اس دور میں آپ نے ”غیر مقلدین کے دلچسپ مسائل“ پمفلٹ تحریر فرمایا جو ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر کئی لوگوں کے لئے رہنمائی کا باعث ہوا اس کے علاوہ ”غیر مقلدین کی ننگے سر نماز، رفع یدین، تھلید آئمہ، فاتحہ خلف امام،

میں رکعت تراویح“ رسائل آپ نے تحریر فرمائے جو تاحال مختلف اشاعتی اداروں سے شائع ہو کر عوام و خواص کی رہبری و رہنمائی کر رہے ہیں۔

پھر ایک وقت آیا کہ صبح فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کا سلسلہ شروع ہوا غیر مقلدین اسپیکر پر بے شک اعتراضات کرتے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ ان کے مدلل و محقق جوابات ارشاد فرماتے عرصہ دراز تک یہ سلسلہ جاری رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غیر مقلدین نے سیرانی مسجد کے قریب سے اپنا مرکز و نونٹ چوک بہاولپور کی طرف منتقل کر لیا۔ بہاولپور میں مناظروں کا سلسلہ جاری رہا مخالفین کی طرف سے مختلف تھانوں میں مقدمات کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ تو تاحال جاری ہے۔

بہاولپور کے ایک مناظرہ کا حال حضرت علامہ مفتی سید محمد عارف شاہ اویسی نقشبندی (ماسمہ) اپنی ایک تحریر میں یوں بیان کرتے ہیں کہ ”معاصرانہ چشمک کس نے نہ دیکھی؟ کون تھا جسے معاصرانہ سو قیادہ سلوک سے گزرنا نہ پڑا ہو؟ میرے باباجی اویسی کے ساتھ بھی ایسا ہوا مگر بلا خوف و لومۃ لائم اور محض وجہ اللہ و رسولہ بابا اویسی کام کرتے رہے مگر کسی کو جواب نہ دیا۔ انہوں، پیاروں، ہم مسلک، دوستوں، فقیروں اور علماء کے سامنے چپ سادھنے والا یہ بابا!

غیروں کے لئے اللہ کی تلوار تھا، شیر کی للکار تھا، ضرب حیدر کر رہا تھا، بے ادب اور گستاخ لوگوں کے لئے یہ بابا تو اللہ کی مار تھا“ ایک واقعہ مجھے یاد آ گیا کہ بہاولپور کے اندر جب مدرسہ اویسیہ رضویہ کا نھنچا پودا لگا کر خوشبوئے عشق و ادب کے گلاب تیار کرنے والی کیاری باباجی نے قائم فرمادی تو اس زمانے کے بے ادب بھنورے، گستاخ کوئے اور بدتمیز کھٹل بری حرکت پہ اتر آئے تو انہوں نے مناظروں، مباحثوں، مقابلوں، اور مجادلوں کا بازار گرم کر دیا۔ بابا اویسی نے کبھی خوف نہ کیا ڈٹ کر ہر مناظرہ ہر مجادلہ ہر مباحثہ اور ہر مقابلہ کا سامنا کیا اس سے علمی عملی دلائل و براہین کی آنکھ لڑائی اور اس کے کمزور اور ناکام دلائل کو ہر میدان میں گرا کر رکھ دیا اور صل من مبارک زکافرہ لگا دیا۔ انہی دنوں ویلے کے منکر لوگوں نے ایک مناظرے کا چیلنج دے دیا۔ چیلنج دینے والے گمراہ کن تھے، علم کے دعویدار تھے مگر سارے بیکار تھے، وہ سب ناہنجار تھے، نابکار تھے عوام کے لئے تو وہ طومار تھے، سنی عوام کے ایمان پر حملے بے شمار تھے بابا اویسی اس وجہ سے بے قرار تھے، سراپا اضطراب تھے، مدینے کی محبت سے سرشار تھے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ مدینے کا بھکاری فقیر القادری تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کے لئے حاضر ہے۔

آپ کی للکار سن کر بے ادب ٹولے کے سرغنوں نے مناظرہ کے لئے ایک مقام رکھا۔ اور عین وقت پر وہاں 15 سے زیادہ مفتی اور ان کے بڑے بڑے لوگ کثیر تعداد کی عوام کے سامنے شور مچانے لگ گئے۔ مناظرہ اسلام، بابا فیض احمد اویسی وہاں

تشریف لے گئے۔

منظرانہ طریق سے ہٹ کر آج بابا جی منفرد تھے یہ اکیلا وجود اویسی اور 15 خونخوار گستاخ ملوثوں کے سامنے شیر کی طرح جا کر اسٹیج پر براجمان ہو گیا۔ ایک طرف 15 بڑے بڑے نامی گرامی گستاخ مولوی تھے ان 15 ویلے کے منکروں میں سے ایک بڑا بولا کہ جناب آپ کے ساتھ فلاں ففص منظرہ کرے گا اور فلاں فلاں اس کا معاون ہوگا۔ آپ بتائیے کہ آپ کا معاون کون ہوگا؟

بابا فقیر فیض احمد اویسی رضویت کی کچھارے سے گرجدار شیر بن کر گونجا کہ ویلے کے منکر و تم ویلے کے انکار کی بحث کرنے آئے ہو اور 15 ویلے لے کر آئے ہو میں ویلے کے حق میں بات کرنے آیا ہوں اور میرا ساتھ دینے والا فقط اللہ ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اپنی لالچی گھمائی اور جو لاکار کر کھڑا ہوا تو سارا جلسہ میرے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ویلے کے منکر دم و باکر بھاگ گئے۔ یوں اس علاقے میں سچے عقیدے کی حفاظت کا سامان ہو گیا۔

(میرے بابا جی اویسی سرکار قدس سرہ از پیر سید عارف شاہ اویسی)

اسی طرح کے اکناف و اطراف میں جہاں کہیں کسی بدعقیدہ نے اہلسنت کو مناظرہ کا چیلنج کیا آپ تشریف لے گئے۔ آپ کے ایک مناظرہ کا ذکر محترم ماسٹر عطاء محمد نعیمی صاحب (نور پور تھل) اپنے مضمون میں یوں کرتے ہیں کہ آپ کی ذات والا صفات سادگی، اخلاص، شرافت، متانت اور دیانت کا عمدہ نمونہ تھی۔ سروس جوائن کرنے سے پہلے دوران طالب علمی راقم نے متولی محمد حسین نظامی اور ماسٹر سکندر حیات خان مرحوم کے تعاون سے حضرت فیض ملت کو صرف خط کے ذریعے اپنے علاقہ تھل میں تازہ فتنہ دیوبندیت کے رد کے لئے مدعو کیا غالباً 1976/1977 کی بات ہے آپ جس اخلاص محبت اور جذبہ صادق سے تشریف لائے آج وہ جذبہ کہاں؟ انتہائی کشادہ دلی سادگی اور قناعت کا نمونہ تھے یہاں تک کہ اپنے ضروری کاغذات اور دیگر ضروری اشیاء کو ایک رومال میں باندھا ہوا تھا آپ نے دودن کرم فرمایا اور آپ کے نورانی بیان سے متاثر ہو کر متعدد افراد نجدیت سے تابع ہو گئے۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ فارغ وقت میں تفسیر روح البیان کی شرح تحریر فرماتے رہے بعد ازاں نزدیکی موضع جمالی بلوچاں تشریف لے گئے وہاں کے دیوبندی لوگوں نے مولانا عبدالستار تونسوی سے مناظرہ کا چیلنج کر دیا جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا مناظرہ کا مقام اور تاریخ مقرر ہو گئی جس میں آپ کتابوں سمیت تشریف لائے مگر عبدالستار تونسوی کو جب آپ کی آمد کا پتہ چلا تو وہ وہاں مقام مناظرہ پر حاضر نہ ہوا کیونکہ پہلے مناظرہ غازی پور میں شکست فاش سے دو چار ہو چکا تھا۔ (مقالہ حضور فیض ملت کی فیض رسانیاں)

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ علم المناظرہ کے تمام قواعد و ضوابط سے نہ صرف آگاہ تھے بلکہ اپنے مظلّمہ کو مناظرہ کی عملی تیاری

کراتے تھے۔

بزم مناظرہ:- فقیر جب ۱۹۸۶ء میں درس نظامی موقوف کا طالب علم تھا ہر بدھ کو بعد نماز ظہر تا عصر ہم طلباء کے درمیان مناظرہ کی علمی نشست ہوا کرتی تھی بارہا فقیر کے ساتھ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے موجودہ شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد امیر نوری نقشبندی اویسی اور حضرت پیر طریقت علامہ ہادی بخش صدیقی شیخ الحدیث جامعہ صدیقہ حب چوکی، مولانا امیر احمد نقشبندی رضوی، مولانا حمید الرحمن اویسی امین آباد، مولانا محمد رمضان انجم سعیدی چشتیاں شریف کے ساتھ مناظرے ہوئے بعض اوقات میرے قبلہ والد گرامی حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ اس بزم مناظرہ کو سماعت فرماتے اور فردا فردا ہماری اصلاح کی جاتی۔ آپ تاکید فرمایا کرتے تھے کہ مناظرہ میں دلائل کے ساتھ گفتگو کی جائے فرمایا کرتے تھے کہ رعب و دبدبہ کے لیے جذباتی انداز میں گفتگو ضرور ہو مگر ہوش کے ساتھ غیر اخلاقی گفتگو شکست کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ علم المناظرہ میں آپ کی گراں قدر تالیفات اہل اسلام کے لیے بہترین سرمایہ ہیں۔

مناظرہ:- علم المناظرہ کی معروف کتاب ”رشیدیہ“ آپ نے بارہا طلباء کو سبقاً پڑھائی۔ ”علم المناظرہ“ کے نام سے آپ نے ایک رسالہ تحریر فرمایا جو مطبوعہ ہے اس میں آپ نے لکھا کہ شرائط مناظرہ کیا ہونے چاہیے، مقابلے سے کس انداز سے بات کی جائے؟ مذاہب باطلہ کے مناظر اولاً تو مناظرہ میں آتے نہیں اگر آجائیں تو مختلف پینٹرے بدلتے ہیں اس کا کیا کرنا چاہئے؟ اس رسالہ میں آپ نے مناظروں میں کامیابی کے راز بھی لکھے ہیں

مناظرے ہی مناظرے:- یہ ایک ضخیم کتاب ہے اس میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے چند تاریخی مناظرے تفصیل کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں اور مذاہب باطلہ کے ساتھ ہونے والے مناظروں کی تفصیل بھی تحریر فرمائی ہے ذیل میں ہم ان میں بعض مناظروں کے احوال قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے لیے شائع کر رہے ہیں۔ شروع کرتے ہیں سندھ میں دیوبند مسلک کے ساتھ ہونے والے مناظرہ کی تفصیل۔ یہ مناظرہ ضلع نواب شاہ کے قصبہ سٹھ میل میں ہوا اس مناظرہ کا احوال جماعت اہلسنت سندھ نے ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا وہ من و عن شامل اشاعت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شکستِ فاش

مختصر روئداد مناظرہ مابین

حضرت مولانا فیض احمد اویسی صاحب بھاولپوری

اور

مولوی عبداللہ شاہ دیوبندی

بمقام سٹھ میل ضلع نواب شاہ سندھ

شائع کنندگان:- اراکین اہلسنت والجماعت ضلع نواب شاہ سندھ

بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۷۱ء بروز جمعہ مطابق ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ بمقام جامع مسجد سٹھ میل ضلع نواب شاہ سندھ دیوبند یوں کے مولوی عبداللہ شاہ نے مسئلہ ندائے یار رسول اللہ ﷺ پر اہل سنت کو چیلنج کیا ضلع نواب شاہ کے اہل سنت نے (بشرط منظوری بذمہ وہابی دیوبندی پارٹی) چیلنج قبول کر لیا، ۸ جون ۱۹۷۱ء ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ بروز منگل تاریخ متعین ہوئی حضرت علامہ اویسی صاحب تاریخ مقررہ پر کتابیں لیکر صبح سات بجے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ مولوی عبداللہ شاہ بھی کتابوں کی گٹھڑیاں لے کر وہاں دیوبندی پارٹی کے مدرسہ میں بیٹھ گیا۔ اہل سنت کی طرف سے حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب مناظرہ کی یاد دہانی کیلئے عبداللہ شاہ وہابی دیوبندی کے پاس تشریف لے گئے۔ مولوی عبداللہ شاہ نے کہا مناظرہ کی منظوری ہم نہیں لے سکے اگر مناظرہ کرنا ہو تو ہمارے مدرسہ میں آ جاؤ علماء اہلسنت نے کہا کہ ہم تمہارے مدرسہ میں کیسے آئیں جبکہ اس میں گنجائش ہی نہیں۔ مجمع کو دیکھ لیجئے کہ کٹھا ٹھیس مارتا ہوا سمندر ہے۔ ہماری مسجد اہل سنت وسیع ہے اور اسکے آگے بھی کھلا میدان ہے ہم تمہارے لئے امن وسلامتی کی ضمانت دیتے ہیں دیوبندیوں کے وڈیروں نے مولوی عبداللہ شاہ کو تسلی دلائی اور کہا کہ ہمیں ان پر پورا اعتماد ہے۔

مولوی عبداللہ شاہ نے مجبور ہو کر مان لیا۔ کتابوں کے گٹھڑے اٹھوائے اور ٹھنڈی (مرکز دیوبندیت) کے علماء و مدرسین و طلبہ کو ساتھ لیکر جامع مسجد سٹھ میل پہنچ گئے۔ اس وقت علامہ اویسی صاحب مسجد سے باہر وضو کر رہے تھے۔ آپ بھی ان مولویوں کے بالمقابل بیٹھ گئے اور ساتھ ہی مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب و دیگر علماء کو بھی۔

ہم نے علامہ اویسی صاحب کا عجیب انداز دیکھا کہ جس سے عبداللہ شاہ سخت مرعوب ہو گیا۔ ہوا یوں کہ علامہ اویسی صاحب

نے مناظرہ کے مقام پہ بیٹھنے سے پہلے نہایت ہی بارعب اور کردار آواز سے دیوبندی مولویوں کے بیٹھے ہوئے جتھہ سے پوچھا کہ تم میں مناظرکون ہے اور کس موضوع پر مناظرہ کرنا چاہتا ہے؟ دیوبندی مولویوں کے تو حواس باختہ ہو گئے ان میں خاموشی طاری ہو گئی۔ علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ جب تمہارا مناظرہ ہی نہیں تو فقیر کس سے مناظرہ کرے۔ اس پر ایک نے عبداللہ شاہ کی طرف اشارہ کیا۔ علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ موضوع مناظرہ کیا ہے؟ دبی زبان میں بولا "ندائے یارسول اللہ ﷺ"

علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ مدعی کی تقریر اول میں بھی ہو اور آخر میں بھی۔ اس موضوع میں ہم اہل سنت مدعی ہیں حق یہ ہے کہ فقیر اپنے دعویٰ پر پہلے تقریر کرے لیکن جب تم شکست کھاتے ہو تو کہتے ہو کہ ہمیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا اس لئے میں مجمع کو گواہ بنا کر تم کو دعوت دیتا ہوں کہ تم اپنا دعویٰ مع دلیل بیان کرو اور اسکے لئے تم کو دس منٹ دیئے جاتے ہیں۔

عبداللہ شاہ کا حال :- علامہ اویسی صاحب کی رعب دار تقریر سے عبداللہ شاہ کا حال قابل رحم ہو گیا اور وہ ہیں بیٹھے بیٹھے کہہ دیا کہ مناظرہ سندھی میں ہو کیونکہ اسے جان چھڑانے کا صرف یہی بہانہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ علامہ اویسی صاحب سندھی نہیں بول سکتے۔

علامہ اویسی صاحب کا جواب :- برادرانِ اسلام آپکو معلوم ہے کہ فقیر بہاولپور سے آیا ہے سندھی زبان نہیں جانتا شاہ صاحب کے لئے سنا ہے کہ سرائیکی بول سکتے ہیں۔ رحیم یار خان تک تقریریں کرتے ہیں سرائیکی میں گفتگو کریں گے اکثر اہل سندھ سرائیکی سمجھتے ہیں ورنہ فقیر دونوں مفہوم آسان اردو میں سمجھا سکتا ہے۔

عبداللہ شاہ :- مجھے سرائیکی نہیں آتی مناظرہ سندھی میں ہو۔

علامہ اویسی صاحب :- شاہ صاحب عالم دین ہیں ہر عالم عربی جانتا بولتا ہے شاہ صاحب عربی میں بات کریں اگرچہ یہ اعرابی و ترکیبی غلطیاں کریں گے فقیر نہیں ٹو کے گا۔ اسکا جواب فقیر عربی میں دیا کہ ہم دونوں کی گفتگو سندھی میں حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب سکندری (مدظلہ) بتا دیں گے۔

عبداللہ شاہ :- یہ مجھے منظور نہیں

علامہ اویسی صاحب :- شاہ صاحب خواہ مخواہ جان چھڑانے کی کر رہے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہے فقیر نہیں چھوڑے گا آخری چانس دیتا ہوں جسے عوام دیوبندیوں سمیت مجھے داد دیں گے وہ یہ کہ فقیر سندھی سمجھتا ہے لیکن بول نہیں سکتا شاہ صاحب سندھی میں فقیر پر سوال کریں یا فقیر کے سوالات کا جواب دیں؟ فقیر اردو میں انکے سوالات اور اپنے جوابات اردو

میں بیان کریگا۔ میری اردو کی ترجمانی حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم سکندری صاحب کرینگے آپ حضرات کو سندھی زبان میں میرے سوالات و جوابات سمجھائیگے۔

مجمع عام:- ہر طرف سے نہایت زوردار آوازیں سنائی دیں..... خوب، خوب، واہ، واہ (نعرے درنعرے) عبداللہ شاہ اس تجویز سے بوکھلا گیا بلکہ ایسا بدحواس ہوا کہ چپکے سے اٹھا اور اسکے ساتھی ٹھیکڑی و دیگر علاقوں سے آئے ہوئے مولوی بھی اٹھے لیکن بدحواسی میں کتابوں کے گٹھڑے وہاں چھوڑ گئے۔ جنہیں مولانا مفتی عبدالرحیم سکندری صاحب نے سنبھال کر اپنے پاس رکھ لئے۔ مولوی عبداللہ شاہ ایسا بدحواس ہوا کہ بھاگتے ہوئے جلد گاہ کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہوئے ٹرک سے جا نکلایا جسے عوام نے بچالیا ورنہ نامعلوم ٹرک میں گھس کر جان گنوا بیٹھتا۔ اس سارے منظر کو دیکھنے والے عوام و خواص کے علاوہ درج ذیل علماء کرام موجود تھے۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمد رحیم صاحب سابق خطیب جامع مسجد (مین شکار پور)

(۲) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب شاہ پور چاکر

(۳) حضرت علامہ مفتی درمحمد صاحب (ساگھڑ)

(۴) حضرت مولانا قاری بشیر احمد خطیب پی، ٹی، ایس شاہ پور

(۵) حضرت محمد قاسم صاحب، خطیب جامع مسجد نور (گھوگی)

(۶) حضرت مولانا صوفی غلام حسین صاحب پنو عاقل

(۷) مولانا اللہ جوایا صاحب ضلع خیر پور میرس

(۸) مولانا عبدالکریم صاحب خطیب علاقہ

(۹) حضرت قاری محمد حنیف صاحب (بیرگوٹھ شریف)

ان کے علاوہ بہت سے علماء کرام اور سندھ کے مشاہیر شعراء اور نعت خواں بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ عوام ضلع خیر پور، ضلع نواب شاہ، ضلع سکھر و ضلع ساگھڑ سے اس مناظرہ میں شریک تھے۔ حضرت بیر صاحب پگارا کے حرم مجاہدین بھی بکثرت تھے دیوبندی و بابی پارٹی کے لوگ علاقہ جات مذکورہ سے آئے تھے۔ ان کے علماء ٹھیکڑی کے فضلاء مدرسین میں سے تھے۔ مفصل روئیداد و تقریب بنام (حق کی قال و قیل روئیداد مناظرہ سٹھ میل) شائع کی جائے گی۔

المشتہر:- اراکین عظیم اہل سنت والجماعت ضلع نواب شاہ سندھ

محترم قارئین کرام یہ پمفلٹ نواب شاہ سندھ کے احباب اہلسنت نے شائع کیا۔

اب اس کے بعد کی تفصیل پڑھیں کہ پھر کیا ہوا؟

دیوبندی عبداللہ شاہ کی داستانیں :- سندھ میں مولوی عبداللہ شاہ کا رویہ وہی ہے جو پنجاب میں مولوی عبدالستار تونسوی کا ہے جب مولوی عبداللہ شاہ سٹھ میل ضلع نواب شاہ (سندھ) میں بری طرح مناظرہ سے شکست کھا کر بھاگا تو اب اپنی ساکھ بحال رکھنے کیلئے جگہ جگہ مناظروں کا چیلنج کرتا تو اہل سنت علامہ اویسی صاحب کو اسکی سرکوبی کے لئے موقعہ پر بنا لیتے چند داستانیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) دو میل سندھ ضلع نواب شاہ میں تقریر کے دوران مناظرہ کا چیلنج کر دیا خود تاریخ مقرر کر دی جس میں صرف دو دن کا وقفہ تھا شاید یہ خیال ہوا کہ علامہ اویسی صاحب اتنا جلد کیسے پہنچے گئے لیکن دو میل میں مقیم سید صاحب نے چیلنج کے دن سے ایک دن قبل اپنے مدرسہ کے مدرس حافظ صاحب کو بھیجا۔ علامہ اویسی صاحب بلا تاخیر کتابیں لیکر موقعہ پر پہنچ گئے اس مناظرہ میں دس ہزار سے زائد مجمع تھا۔ یہ منظر دیکھ کر عبداللہ شاہ گھبرا گیا شاہ صاحب کو بلا کر کہا کہ میدان میں مناظرہ سے ہنگامے کا خطرہ ہے مناظرہ ایک مکان میں ہو چار آدمی اہل سنت بریلوی اور چار آدمی دیوبندی ہوں اور بس علامہ اویسی صاحب کو شاہ صاحب کی تجویز سنائی گئی آپ نے فرمایا یہ مناظرہ تو نہ ہوا تھلکہ ہوا اور مولوی عبداللہ شاہ نے چیلنج مناظرہ کا کیا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اس تجویز سے عبداللہ شاہ بھاگنا چاہتا ہے لیکن انشاء اللہ اسے بھاگنے نہیں دوں گا۔ اسے کہو کہ آئے فقیر اس تجویز کے مطابق بھی مناظرہ کے لئے تیار ہے۔ اہلسنت بریلویوں کے معزز علماء حضرت مولانا علامہ محمد رمضان صاحب، حضرت علامہ مفتی عبدالرحیم صاحب سکندری، شاہ صاحب سرپرست مناظرہ اور علامہ اویسی صاحب خود۔ عبداللہ شاہ اپنے ہی فیصلے پر پس و پیش کرنے لگا تو سرپرست مناظرہ شاہ صاحب نے دیوبندیوں کے سرکردہ آدمیوں کو کہا کہ عبداللہ شاہ کو دیکھ لو کس طرح فرار چاہتا ہے خود تجویز دی اور پھر اس سے بھی روگردانی کر رہا ہے دیوبندیوں کے سرکردہ آدمیوں نے عبداللہ شاہ کو میدان میں اترنے پر مجبور کر دیا چنانچہ عبداللہ شاہ کو اپنے ساتھیوں سمیت کمرے میں لایا گیا جونہی اس نے علامہ اویسی صاحب کو دیکھا تو شرم کے مارے منہ چھپائے ایک کوند میں بیٹھ گیا اور اسکے ساتھی اس کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ علامہ اویسی صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا شاہ جی خیر ہے کوند میں بیٹھ کر منہ چھپائے بیٹھے ہیں فقیر کے قریب تشریف لائے۔ اس کے ساتھیوں نے بڑی منت سماجت کر کے اسے علامہ اویسی صاحب کے بالمقابل بٹھا دیا۔ علامہ اویسی صاحب نے فرمایا موضوع مناظرہ کیا ہے؟ عبداللہ شاہ نے کہا نور و بشر۔

علامہ اویسی صاحب نے فرمایا پہلے ہم دونوں اپنا عقیدہ بیان کریں اس پر گفتگو ہو۔ پہلے آپ اپنا عقیدہ بتائیے؟
عبداللہ شاہ نے کہا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کو اپنے جیسا بشر مانتے ہیں (نعوذ باللہ) فرق صرف نبوت کا ہے اور بس۔

علامہ اویسی صاحب نے فرمایا ہم رسول اکرم ﷺ کو بلحاظ شکل و صورت بشر مانتے ہیں اور حقیقتاً نور۔

عبداللہ شاہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ ہماری جنس بشر ہیں انہیں حقیقت نور کا کیا معنی؟

علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ جنس میں دونوں کی حقیقت ایک نہیں ہوتی۔ تم دعویٰ کرتے ہو کہ میں منطقی ہوں کیا منطق میں یہ قاعدہ نہیں کہ جنس میں انواع ہوتے ہیں ایک جنس میں انواع کی حقیقتیں مختلف ہوتی ہیں مثلاً حیوان جنس ہے اس کے انواع مختلف ہیں اور ہر نوع کی اپنی اپنی علیحدہ حقیقت ہوتی ہے۔ یہ سکر عبداللہ شاہ کی حالت غیر ہوگئی علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ میری اس تقریر کا جواب دیجئے۔ عبداللہ شاہ نے ساتھیوں سے کہا کہ اویسی صاحب نے نبی اکرم ﷺ کو بشری جنس (نعوذ باللہ) مان لیا اب مسئلہ حل ہو گیا۔ علامہ اویسی صاحب نے فرمایا کہ مسئلہ کیسے حل ہوا ہمارا عقیدہ ہے کہ شکل بشر اور حقیقت نور جیسے جبرائیل علیہ السلام شکل بشری میں پارگاہ حضور اکرم ﷺ حاضر ہوتے لیکن انکی حقیقت نور ہے۔

اس پر عبداللہ شاہ سے جواب نہ بن سکا ساتھیوں سے کہا کہ چلو بات طے ہوگئی۔ یہ کہہ کر ساتھیوں سمیت باہر نکلا تو عوام نے پکڑ لیا کہ شاہ جی مناظرہ کا کیا ہوا کہا کہ میں نے اویسی صاحب سے اپنی بات منوالی ہے ادھر فوراً مفتی عبدالرحیم صاحب نے باہر میدان میں اسپیکر پر اعلان کر دیا کہ عبداللہ شاہ کو علامہ اویسی صاحب کے سوالات کا جواب نہیں بن سکا اب وہ دیکھو بھاگا جا رہا ہے۔ اسکے بعد مفتی عبدالرحیم سکندری نے اپنی پرکشش تقریر سے مجمع کو جمع کر کے تقریر فرمائی عوام اہل سنت کی فتح کے نعرے در نعرے لگاتے اور شاہ صاحب سربراہ مناظرہ کو سٹیج پر بلا کر اعلان کرایا کہ عبداللہ شاہ کو علامہ اویسی صاحب کے سوالات کا جواب نہ بن پڑا اسی لئے وہ کمرے سے نکل کر روپوش ہو گیا ہے۔ اہل سنت (بریلوی) کو فتح ہوئی باطل کی شکست فاش۔

عوام و خواص اہل سنت کی اس کاروائی سے اتنا پر جوش تھے کہ صبح جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے اور تقاریر اور نعت خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز صبح سے پہلے جلسہ صلوٰۃ و سلام پر اختتام پذیر ہوا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّم

حضور فیض ملت بحیثیت مناظر اسلام

از محمد فیاض احمد اویسی رضوی مدیر ماہنامہ ”فیض عالم“ بہاولپور

دوسرا حصہ

مناظر اسلام حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی پہا کا نہ حق گوئی و جرأت مندانہ اقدام کا شہرہ دور دور تک جا پہنچا اب صورت حال یہ ہوئی کہ جہاں کہیں کوئی بد مذہب اہل حق کو پریشان کرتا تو وہاں کے اہل حق حق کی سر بلندی و سرفرازی کے لئے حضور فیض ملت کو بلاتے سندھ میں پیغام حق کے پرچار کے لئے آپ شہروں اور گوتھوں میں پہنچے۔ سندھ کے چند ایک مناظروں کا ذکر ہم اپنے مضمون میں کر رہے ہیں یاد رہے کہ ان مناظروں کی تفصیلات ہمیں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی ذاتی تحریروں سے میسر آئیں۔

گڑھی خیر و سندھ: اس شہر میں حضرت مولانا علامہ محمد شفیع صاحب کا بہت بڑا ادارہ (فیض العلوم) کے نام سے موجود ہے مولانا کے علمی و عملی اثرات شہر کے گرد و نواح میں دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں کوئی بد مذہب اس علاقہ میں مذہبی منافرت (باہمی نفرت) پھیلانے کے لیے تقریر کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ شہر کے جنوب میں چند میلوں کے فاصلہ پر ایک زمیندار لاشوری میں دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ شاہ کو جلسہ میں تقریر کی دعوت دے آیا تا رتبہ مقررہ سے ایک دن قبل علامہ محمد شفیع صاحب نے اپنے شاگرد خاص مولانا فضل محمد صاحب (جو کہ فقیر کے شاگرد بھی ہیں) کو بھیجا کہ عبداللہ شاہ ہمارے علاقہ میں آرہا ہے لہذا آپ (اویسی صاحب) ضرور تشریف لائیں فقیر نے کتابیں اٹھائیں اور چل پڑا جو نبی ہم گزری خیر و پہنچے تو ہم نے صاحب جلسہ کو اطلاع دی کہ عبداللہ شاہ سے ہم مذہبی گفتگو کریں گے مناظرہ کی صورت ہو یا فنی گفتگو۔ مولانا محمد شفیع صاحب نے پھر طریقت حضرت پیر عبدالحلیم صاحب شہداد کوٹ (سندھ) کے صاحبزادہ پیر نصیر الدین صاحب کو بھی بلوا بھیجا کیونکہ علاقہ میں اُنکے مریدین کی کثرت ہے۔ جلسہ رات کو ہونا تھا ہم بعد نماز عصر مقام جلسہ میں پہنچے صاحب جلسہ کو کہا کہ عبداللہ شاہ کو گفتگو کے لئے تیار کرے۔ عبداللہ شاہ فقیر (علامہ اویسی صاحب) کا نام سن کر بوکھلا گیا صاحب جلسہ سے کہا کہ مجھے آپ نے تقریر کی دعوت دی ہے میں مناظرہ کی کتابیں نہیں لایا۔ فقیر (علامہ اویسی صاحب) کو اس کی معذرت سنائی گئی تو آپ نے فرمایا میں مناظرہ کی کتابیں لے آیا ہوں تم حوالہ دو گے تو کتابیں مع حوالہ

فقیر پیش کریگا عبداللہ شاہ نے کہا کہ میری کتابوں پر نشانات لگے ہوتے ہیں اسی لئے میں اپنی کتابوں کے بغیر مناظرہ نہیں کر سکتا۔ اس کی نال مثل سنے سنے عشاء کا وقت ہو گیا۔ بعد نماز عشاء فقیر (علامہ اویسی صاحب) نے صاحب جلسہ کو کہلا بھیجا کہ عبداللہ شاہ کو میدان میں لائیے ورنہ ہم اس کی تقریر نہیں ہونے دیں گے۔ صاحب جلسہ نے کہا کہ عبداللہ شاہ میدان میں آنے کو تیار نہیں۔ فقیر (علامہ اویسی صاحب) نے کہا اگر وہ یہاں میدان میں نہیں آتا تو ہم تمہارے ہاں آرہے ہیں صاحب جلسہ نے کہا کھانا کھالیں پھر جو صورت ہوگی کاروائی کریں گے فقیر (علامہ اویسی صاحب) نے کہا کہ جب تک عبداللہ شاہ مناظرہ نہیں کریگا یا پھر اس علاقہ سے چلا نہ جائے تب تک ہم تمہارا کھانا نہیں کھا سکتے اُس نے کہا میں اسے گھر سے تو نہیں نکال سکتا۔ فقیر (علامہ اویسی صاحب) نے جلسہ گاہ میں تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا اور فقیر نے کہا ہم اسے نہیں چھوڑیں گے رات کافی دیر تک تقاریر ہوتی رہیں صاحب جلسہ نے بہت منت سماجت کی جلسہ اختتام پذیر ہو رہا ہے بعد فراغت میرا کھانا کھائیں فقیر نے کہا تیرے گھر کا کھانا ہمارے لئے حرام ہے جب تک عبداللہ شاہ کو گھر سے نہ نکالو گے یا اُسے میدان میں لاؤ اسی کشمکش میں رات کو دو بج گئے۔ (تحریر حضور فیض ملت)

دور رس نتائج :- یہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی غیرت ایمانی تھی کہ صاحبزادہ نصیر الدین صاحب نے دیکھا کہ آپ کے اخلاص کے نتیجے میں کہ جہاں آپ نے کھانا نہیں کھایا تو شرکائے جلسہ بھی کھانے سے باز رہے۔ انہوں نے اپنے مریدین کو لنگر تیار کرنے کا حکم فرمایا لنگر تیار ہوتے ہوتے صبح ہو گئی۔ یہ محض اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا تھی کہ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ خود بھی اور شرکائے جلسہ بھی رات بھر بھوکے رہے لیکن بد مذہب کا کھانا نہیں کھایا۔ بعد نماز فجر سب نے کھانا کھایا اور گڑھی خیرہ آ گئے۔

بھینسیں مرگئیں :- صبح سورج طلوع ہوتے ہی صاحب جلسہ روتا ہوا آیا اور کہا کہ میری بھینسیں مر گئی ہیں آپ لوگوں کی میں نے عزت نہیں کی مجھے اس کی سزا ملی ہے۔ عبداللہ شاہ کو میں نے گھر سے بھگا دیا ہے۔ اب آپ حضرات ہمارے گوشہ واپس چلیں اور میرے لئے دعا کریں تاکہ کہیں کسی اور مصیبت میں نہ پھنس جاؤں حضور فیض ملت نے اُسے تسلی دی، دعائیں دیں اور اُس سے عہد لیا کہ وہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کریگا۔

حضور فیض ملت کاجرات مندانه اقدام اہلسنت کے کام آگیا :- الحمد للہ حضور فیض ملت کی یہ محنت اہل سنت کے کام آئی کہ علاقہ بھر کے سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو گیا۔

علاقہ کے لوگ مبارک باد دینے آئے :- گڑھی خیرہ کے اہل سنت جوق در جوق علامہ اویسی صاحب، علامہ محمد شفیع صاحب اور صاحبزادہ نصیر الدین صاحب کو مبارک باد دینے آئے لگے اور اس کا خوب چرچا ہوا۔

مولانا صالح محمد بھٹو صاحب کی بستی میں مناظرہ :- شہر لاڑکانہ میں مولانا صالح محمد بھٹو صاحب کا بہت بڑا دارہ تھا اہل سنت کے ممتاز علماء کرام میں آپ کا شمار تھا آپ نے کافی علماء تیار کئے۔ آپ کا آبائی گھر لاڑکانہ کے مضافات میں تھا وہاں چند گھر دیوبندیوں کے تھے وہ مولانا موصوف کو بہت ستاتے تھے ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ ہم اپنا عالم بلاتے ہیں آپ بھی کسی عالم کو بلا لیں مناظرہ پر بات طے ہو جائے تاکہ آئے دن کا جھگڑا ختم ہو سکے۔ مولانا نے تاریخ مقرر کر کے اپنا ایک شاگرد حضور فیض ملت علامہ اویسی صاحب کے پاس بہاولپور بھیج دیا۔ آپ کتابیں لیکر مولانا کے گھر میں پہنچے تو دیوبندیوں کا مولوی عبداللہ شاہ حضور فیض ملت علامہ اویسی صاحب کا نام سنتے ہی رفقہ چکر ہو گیا۔ علامہ اویسی صاحب نے جلسہ کا اعلان کر کے بستی والوں کو بلایا اور ڈیڑھ گھنٹہ دیوبندیوں کے عقائد و مسائل سمجھائے اور ساتھ ہی ان کے ہر عقیدہ کا حوالہ ان کی کتابوں سے پڑھ کر دیکھایا۔ فراغت کے بعد دیوبندیوں کے چند پڑھے لکھے آدمی علامہ اویسی صاحب سے کتابوں کے حوالے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر حیران ہو گئے۔ حضور فیض ملت نے انہیں دعوت تو دی۔ ان میں ضدی قسم کے لوگ تو چلے گئے لیکن چند سمجھداروں نے توبہ کا اعلان کیا۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ نہ صرف مولانا صالح محمد صاحب کی بستی میں امن ہو گیا بلکہ دور دور تک لوگوں میں دیوبندیوں کی بد مذہبی آشکار ہو گئی۔ اکثر لوگ ان عقائد باطلہ کو سکر تائب ہوئے۔

عبداللہ شاہ کے اچھوتے ہتھکنڈے :- عبداللہ شاہ کا لاڑکانہ میں کوئی افرشتہ سا تھا اس کے ذریعے علامہ اویسی صاحب کے لئے ضلع لاڑکانہ میں تقاریر پر پابندی لگا دی۔ چنانچہ کئی سال علامہ اویسی صاحب کا ضلع لاڑکانہ میں داخلہ بند رہا۔ حضرت ڈاکٹر صدیقی صاحب نے اپنے اثر و رسوخ سے یہ پابندی ہٹوائی۔ لیکن الحمد للہ اس پروگرام کا یہ اثر ہوا کہ مولانا صالح محمد بھٹو کا علاقہ دیوبندیوں کی شرارتوں سے محفوظ ہو گیا۔

چیلنج مناظرہ شہر سکھر :- سکھر کے دیوبندیوں نے اہل سنت کو مناظرہ کا چیلنج کیا اور عبداللہ شاہ کو مناظرہ کرنے کا کہا تو اس نے جواب دیا مناظرہ پنجاب سے نہ آئے بلکہ کوئی سندھی مولوی ہو تو مناظرہ کرونگا اس کا گویا اشارہ تھا کہ حضور فیض ملت علامہ اویسی صاحب کو نہ بلایا جائے چونکہ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب سکندری علامہ اویسی صاحب کے اکثر مناظرہ جات سندھ میں معاون مناظرہ رہے اسی لئے عبداللہ شاہ کو کھلوا بھیجا کہ فقیر تمہارے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہے۔ تاریخ مقرر کرو انشاء اللہ جناب کو چنے چوہا دوں گا۔ عبداللہ شاہ پھر بھی مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوا۔

حضور فیض ملت کا نام کافی ہے :- چند سال قبل فقیر کو سیلو چستان کے مولانا غلام فاروق

القادری، مولانا محمد اکرم رضوی، مولانا علی نواز قادری، قاری غلام شہیر قادری وغیرہم نے اپنے ہاں تقریبات میں خطابات کے لئے مدعو کیا ایک رات ہم نے مولانا عبدالوہاب کے ہاں بھاگ ناڑی میں تقریر کے لئے جانا تھا جلسہ سے ایک دن قبل مولانا عبدالوہاب اپنے چند احباب کو لے کر حاجی شہر آئے اور آکر کہا میں آپ (فقیر محمد فیاض احمد اویسی) کو لینے آیا ہوں فقیر نے کہا کہ آپ کے ہاں تو ہم نے کل بعد نماز عشاء تقریر کرنی ہے انہوں نے فرمایا ہاں ہاں کل ہی آپ کا بیان ہوگا آج تاکید کے لیے آیا ہوں اور کل آپ کو ساتھ لیکر جاؤ گا فقیر نے کہا حضرت خیریت تو ہے؟ آپ اتنے مشکور کیوں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات دیوبندیوں کے ہاں مولوی عبداللہ شاہ آیا اور دوران تقریر اس نے سر پر قرآن اٹھا کر کہا کہ معاذ اللہ حضور نبی کریم ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں ہے اگر کوئی سنی عالم نبی کریم ﷺ کے لیے علم غیب اور آپ ﷺ کا نور ہونا ثابت کر دے تو میں اُس کے ساتھ مناظرہ کے لئے تیار ہوں وہ رات گئے تک مناظرہ مناظرہ کی گردان کرتا رہا۔ ہمارے احباب اہل سنت نے اُسے کہا کہ کل پنجاب سے ہمارے علماء کرام آرہے ہیں آپ مناظرہ کا شوق پورا کر لیں تاکہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے اُس نے جلسہ میں مناظرہ کی حامی بھری۔ اس لیے میں آپ کو لینے آیا ہوں ممکن آپ جلسہ سمجھ کر کسی اور مقرر کو بھیج دیں اور خود واپس پنجاب چلے جائیں ہمارے ہاں جلسہ بھی ہے اور مناظرہ کا بھی قوی امکان ہے۔ فقیر نے کہا پہلے تو ہم واپس جانے کا سوچ رہے تھے لیکن اب ہم ضرور چلیں گے آپ اپنے ساتھیوں کو بھیج دیں شہر بھر میں ہماری آمد کے خوب اعلانات کرائیں۔ بھاگ ناڑی کے احباب نے بتایا کہ جب عبداللہ شاہ کو میرا تعارف میرے والد گرامی حضور فیض ملت مناظر اسلام (علامہ محمد فیض احمد اویسی) نور اللہ مرقدہ کے حوالے سے کرایا گیا کہ اُن کے صاحبزادے ہیں تو پھر اُس کی حالت حالت دیدہ تھی۔ جب ہم ظہر کے وقت بھاگ ناڑی شہر میں پہنچے تو اطلاع ملی عبداللہ شاہ وہاں سے بھاگ چکا ہے بعد نماز عشاء حق کا خوب بول بالا ہوا فقیر نے نورانیہ مصطفیٰ ﷺ اور علم غیب رسول ﷺ پر قریباً دو گھنٹے بیان کیا اجتماع گاہ میں جل دھرنے کی جگہ نہ تھی شہر اور مضافات سے لوگ قافلوں کی صورت میں آئے اس لیے کہ مناظرہ ہوگا مگر بد مذہب کی شکست کے لیے حضور فیض ملت کا نام ہی کافی ہوا کہ باطل کو حق کے سامنے ٹھہرنے کی جرأت نہ ہوئی رات گئے تک بھاگ شہر کے بھاگ جاگے رہے نعرائے بحبیر و رسالت (اللہ اکبر یا رسول اللہ ﷺ) سے پورا شہر گونجا رہا فضائل و کمالات مصطفیٰ ﷺ کو دل روشن ہوئے کہیں رات ایک بجے کے قریب صلوٰۃ و سلام پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے مولانا محمد فاروق القادری خطیب جامع غوثیہ حاجی شہر ضلع کبھی بلوچستان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

شہر دادو سندھ میں مناظرہ کا چیلنج مگر؟ :- یہاں شیعہ فرقہ کے چند شرپسند افراد نے اہل سنت کو تنگ کر رکھا تھا چنانچہ مولانا عبدالرحمن صاحب نے انہیں فرمایا کہ میں علامہ محمد فیض احمد اویسی صاحب کو بہاولپور

سے جلاتا ہوں جس مولوی شیعہ مناظر کو بلانا ہو بلوالیس وہ تاریخ متعینہ (۵ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ) حضور فیض ملت کے پاس بہاولپور حاضر ہوئے۔ آپ کتابیں لیکر موقعہ پر پہنچے لیکن شیعوں کا کوئی مناظر میدان میں نہ آیا۔ چنانچہ رات کو (بڑے میدان میں) شیعہ آبادی کے وسط میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ اس میں حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ نے دو گھنٹے تقریر فرمائی اُس میں واضح فرمایا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا لاریب کلام ہے جو ہمارے آقا کریم روف و رحیم ﷺ پر بذریعہ روح الامین نازل ہوا مگر شیعہ اس مقدس کتاب پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں آپ نے اُن کے بے شکے اعتراضات کے جوابات بھی بیان فرمائے یہ تقریر بعنوان ”غضب الدیان علی منکر القرآن“ ”المعرفہ شیعہ قرآن کو نہیں مانتے“ کو مولانا محمد ایوب نے تحریر کیا۔ جسے مکتبہ ادیبہ رضویہ بہاولپور نے شائع کیا۔

شیعوں کی شرارت: صبح کو شیعوں نے ڈی، بی (دادو) کو حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی گرفتاری کی درخواست دے دی۔ ڈی، بی نے کہا کہ ہم بلا جرم گرفتار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ جلسہ کی کامیابی کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف شہر دادو بلکہ ضلع دادو کے گرد و نواح میں شیعہ مذہب سے نفرت کی داستانیں سننے میں آئیں۔ اسکے بعد پھر مولانا عبدالرحمن صاحب نے محرم الحرام کے مہینے میں حضور فیض ملت علامہ اویسی صاحب کو جلسہ کی دعوت دیدی۔ آپ متعینہ تاریخ کو جلسہ کے لئے تیار تھے لیکن آپ کو مولانا عبدالغفور خان بلوچ مرحوم (دفلی کبیر خان علاقہ جن پور ضلع رحیم یار خان) کے ہاں تقریب میں جاتے ہوئے سواری سے گرنے پر ہاتھ پر چوٹیں آئیں۔ آپ سفر کے قابل نہ رہے اور دھردادو سندھ سے آدی نے بہاولپور آکر اطلاع دی کہ حضور فیض ملت علامہ اویسی صاحب سفر کے دوران حفاظتی انتظام کر کے آئیں۔ شیعوں نے اُن کو شہید کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے لیکن تقدیر نے دادو پہنچنے سے پہلے ہی انتظام کر لیا شیعوں سے اور تو کچھ نہ ہو سکا علامہ اویسی صاحب کے ضلع دادو میں داخلہ بند کرادیا۔ کئی سال تک آپ ضلع دادو سندھ نہ جاسکے بعد ازاں احباب کی کوشش سے یہ پابندی اٹھوائی گئی۔